ہوگا۔ وگرنہ آپ کچھ بھی نہیں کرسکتے۔
(ڈیویلپمنٹ فورم سے تلخیص۔ جے یو این انفارمیشن کمیٹی کے شعبہ معلومات نے شائع کیا)

ایشیا

ملائشیا: مہم کو ختم کریں۔ وزیراعظم کی مشاورتی کونسل کو تاکید

ملائشیا کے وزیراعظم داتوک سری ڈاکٹر مہاتیر محمد نے بدھ مت، عیسائیت ہندومت اور سکھ مذہب (ایم سی سی بی سی ایچ ایس) کی ملائشین مشاورتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ملائشیا میں اسلامی قوانین اور پروگرام کے خلاف عوامی دستخطی مہم فوری طور پر بند کردیں اور خبردار کیا کہ اگر ان کی کارروائیوں نے نسلی فسادات کی شکل اختیار کی تو وہ اس کے لیے ان کو ذمہ دار ٹھہرائیں گے۔ انہوں نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ گروپ کے مشترکہ اقدام سے ملک کی مختلف قومیتوں کے درمیان نسلی منافرت کوانگیخت ملے گی۔

ان کا اشارہ اس دستخطی مہم کی جانب تھا جسے کونسل نے حال ہی میں سلانگر (SELANGAR) اسلامی وضع قانون کے ایڈمنسٹریشن ایکٹ، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اسلام پروگرام کی نشر و اشاعت اور اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اسلامی تہذیب کی تعلیم کے خلاف شروع کیا تھا۔ ایم سی سی بی سی ایچ ایس کا کہنا ہے کہ وہ ملائشیا میں مختلف نسلی اور مذہبی گروپوں کے درمیان ناچاقی پیدا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے اس کے برعکس گروپ ملائشیا کے آئین میں متعین اصولوں کی بنیاد پر ملک میں اتحاد کو مضبوط بنانے کی مہم چلارہے ہیں۔

ڈاکٹر مہاتیر نے کہا کہ گروپ اگر چاہے تو وہ مسلمانوں کے لیے حکومت کے پروگرام اور پالیسی کے خلاف غیر مسلموں کے دستخط جمع کرنے کی مہم جاری رکھ سکتا ہے۔ لیکن اگر مسلمانوں نے جواب میں ایک غیر مسلم گروپ کے خلاف ایسی ہی مہم شروع کردی تو پھر کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ حساس ترین مسئلہ ہے اور میں ان سے پرزور مطالبہ کروں گا کہ وہ دستخطوں کی اس مہم کو فوری طور پر بند کردیں۔ لیکن انہوں نے واضح کیا کہ ملک میں مذہب کی آزادی ہے اور حکومت نے ایسے علاقوں میں بھی جہاں بعض دفعہ مقامی حکام اجازت نہیں دیتے چرچ اور مندر قائم کرنے کی اجازت دی ہے۔

انہوں نے کہا کہ حکومت کسی قسم کا نسلی یا مذہبی تصادم نہیں چاہتی اور وہ تمام قومیتوں کے درمیان، جن کا تعلق مختلف مذاہب سے ہوسکتا ہے امن اور ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے کوشاں رہے گی۔

وزیراعظم نے کہا کہ "اگر کچھ مسائل موجود ہیں تو ہم ہمیشہ ایک جگہ بیٹھ کر بات چیت کے ذریعے ایسے طریقے اور ذرائع تلاش کرسکتے ہیں۔ جن کی مدد سے ان مسائل پر قابو پاسکیں۔ لیکن یہ دستخطی مہم جو انہوں نے شروع کر رکھی ہے بری بات ہے اور میں ان سے مطالبہ کروں گا کہ وہ اسے فوری طور پر ختم کر دیں" انہوں نے کہا کہ ملک کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اسلامی تہذیب پڑھانے کی اجازت دینے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے کہا کہ غیر ممالک میں اعلیٰ تعلیمی ادارے بھی عیسائی، ہندو اور دیگر مذاہب کی تہذیب پڑھاتے ہیں۔ حکومت کسی کو مجبور نہیں کرسکتی کہ وہ لازماً اسلام کا مطالعہ کرے تاہم اسلامی تہذیب کے مطالعے میں بھی کوئی غلطی نہیں ہے۔

اس کے جواب میں ایم سی سی بی سی ایچ سی نے کہا کہ وہ اسلامی قوانین کے مسئلے پر اپنی مشترکہ دستخطی مہم کے سلسلے میں وزیراعظم سے ملاقات کریں گے۔ اس کا فیصلہ کونسل نے اپنے اجلاس میں بحث و تمحیص کے بعد کیا۔ تنظیم کے صدر محترم ڈاکٹر کم بینگ اور سیکریٹری محترم ڈاکٹر پال ٹن جی انگ نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ "ہم ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے بارے میں اپنی تشویش پر تبادلہ خیال کے لیے وزیراعظم سے ملنے کے لیے تیار ہیں۔ اور ہم نے اس سلسلے میں اپنی رضامندی سے وزیراعظم کو مطلع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملاقات کی تیاری کے لیے ہم اس وقت اپنی تمام سرگرمیوں کو یکجا کر رہے ہیں۔

غیر مسلموں پر اسلامی قوانین کے نفاذ کے خلاف دستخطی مہم کو منسوخ کرنے کی درخواست کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس بارے میں اعلان کیا جائے گا۔ اس مہم کا آغاز گذشتہ فروری میں کیا گیا تھا کونسل کا موقف یہ ہے کہ "اس کا حکومت کے اندر یا باہر کسی بھی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے"

محترم ڈاکٹر کم اور محترم ڈاکٹر ٹن نے کہا کہ کونسل اسلامی قانون یا اس کے مسلمانوں پر نفاذ کے خلاف نہیں ہے، ہم حکومت سے صرف یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اسلامی قانون کو غیر مسلموں پر لاگو نہ کرے" انہوں نے کہا کہ "وہ مختلف مذہبی قومیتوں کے امن پسند ذمہ دار

رہنما ہیں، جو وفاقی آئین کو بحال رکھنا چاہتے ہیں، جس میں غیر مسلموں کے لیے مذہبی آزادی کی مکمل ضمانت دی گئی ہے۔"

(رپورٹ۔ کیتھولک نیوز)